ناموسِ رسالت کی اہمیت

(صادق علی زاہد)

اسلامی تعلیمات ونظریات سے بیگانگی اور مادہ پرستی کی ہوس کی بدولت آج ہم اس خطرناک مقام پر پہنچ چکے ہیں کہ عزتِ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا مسئلہ آئے دن کھڑا کر دیا جاتا ہے، قادیانی، یہودی وصیہونی لابی نے اسے ایک چیک مہر بنا لیا ہے اور جونہی پاکستان میں حکومت تبدیل ہوتی ہے سب سے پہلے اس مسئلہ کو ہوا دے کر ''غیرتِ مسلماں'' کا جائزہ لینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ حالات و واقعات ثابت کر رہے ہیں کہ تقریباً ربع صدی سے پاکستان میں حکومت کی تبدیلی عوامِ پاکستان کی مرضی سے نہیں بلکہ صیہونی و یہودی لابی کے کنٹرول سے ہو رہی ہے۔ جن کی کوشش ہے کہ پاکستان بھی ترکی جیسا ایک غیر اسلامی ''اسلامی ملک'' بن جائے اور اگر ہمارا طرزِ عمل اسی طرح دین اسلام سے بیگانگی و برگشتگی پر مبنی رہا تو عنقریب یہودی وصیہونی لابی اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب ہو جائے گا۔ (العیاذ باللہ)

ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا مسئلہ قرآن وحدیث، عملِ صحابہ اور اجماع امت ہر طرح سے حل شدہ ہے اور موجودہ فوجی حکومت کی طرف کی جانے والی حالیہ آئینی اصلاحات سے قبل ملکی قانون میں بھی یہ مسئلہ حل شدہ تھا مگر فوجی حکمران بزعمِ خود اپنے آپ کو ''مالک الملک'' سمجھ بیٹھے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ یہ ملک پاکستانی عوام کا نہیں کہ اس میں عوامی امنگوں کا ترجمان آئین نافذ کیا جائے بلکہ یہ ہماری ذاتی اسٹیٹ ہے، عوام ہمارے غلام ہیں اور غلاموں پر جو چاہو ''آئینی اصلاحات'' ٹھونس دو (اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وتکریم کی حفاظت ہر مسلمان پر فرض ہے بلکہ بنیادی ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتے ہیں:

> ''اے نبی بے شک ہم نے آپ کو بھیجا شاہد ومبشر اور نذیر بنا کر تا کہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی تسبیح (پاکی) بیان کرو۔'' (الفتح: ۹)

امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۵۰ ہجری اور سن وفات ۲۰۴ ہجری ہے ☆

ایک جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وتوقیر کی اہمیت ان الفاظ میں بیان فرمائی:

> ''پس جو لوگ اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اس کی مدد کریں اور اس نور کی اتباع کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔'' (اعراف: ۱۵۷)

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وتوقیر کس حد تک کی جائے اس بارے میں ارشاد ربانی ملاحظہ فرمائیں:

> ''اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آواز سے بلند نہ کرو اور ان کی موجودگی میں بلند آواز سے بات نہ کرو جس طرح بلند آواز سے تم ایک دوسرے کے ساتھ بات کرتے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے سب اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں پتہ نہیں نہ چلے۔'' (الحجرات: ۲)

ایسے الفاظ جن میں توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا شائبہ بھی نکلتا ہو ان کے استعمال سے منع کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

> ''اے ایمان والو! (جب تم رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرو تو) ''راعنا'' نہ کہو بلکہ یوں عرض کرو کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم پر نظر فرمایئے اور (جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے ہوں تو) غور سے سنا کرو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔'' (البقرہ: ۱۰۶)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کس طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم کرتے تھے اس کا حال عروہ بن مسعود ثقفی کی زبانی ملاحظہ فرمایئے جو صلح حدیبیہ سے واپسی کے بعد انہوں نے اپنی قوم کے سامنے بیان کیا:

> ''اے قوم کے لوگو! خدا کی قسم مجھے کئی بادشاہوں کے درباروں میں جانے کا موقع ملا ہے، میں نے قیصر وکسریٰ اور نجاشی کے دربار بھی دیکھے ہیں مگر خدا کی قسم میں نے کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی اس کی اتنی عزت و تکریم کرتے ہوں جتنی اصحابِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ﷺ کی کرتے ہیں۔ خدا کی قسم آپ ﷺ رینٹ، تھوک یا بلغم پھینکتے ہیں تو گرنے سے پہلے

☆☆☆ میں نے امام شافعی سے زیادہ کسی کو عقل والا نہیں پایا (ابو عبید) ☆☆☆

کسی صحابی کا ہاتھ اس کے نیچے ہوتا ہے اور وہ اس کو اپنے منہ اور بدن پر مل لیتا ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی حکم کرتے ہیں تو وہ ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب وہ وضو کرتے ہیں تو وضو کے گرنے والے پانی پر وہ اس طرح ٹوٹ پڑتے ہیں کہ گمان ہوتا ہے کہ آپس میں لڑ مریں گے اور جب وہ بات کرتے ہیں تو سب اپنی آوازیں پست کر لیتے ہیں اور ان کی تعظیم و توقیر کی وجہ سے کوئی ان کی طرف تیز نگاہی سے دیکھ نہیں سکتا۔ انہوں نے رشد و ہدایت کا جو کام تم پر پیش کیا ہے اسے قبول کرلو۔'' (بخاری شریف، کتاب الشروط)

حضرت علی رضی اللہ عنہ ادب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم بات شروع کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم نشین اس طرح سر جھکا لیتے، گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں (اگر حرکت کی تو اُڑ جایں گے)۔'' (شمائل ترمذی باب ما جاء في خلق رسول الله)

جہاں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و تکریم کرنے کا حکم دیا گیا ہے ساتھ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا و تکلیف دینے سے باز رہنے کے احکام بھی موجود ہیں ملاحظہ فرمائیں:

''تمہارے لئے مناسب نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچاؤ۔'' (الاحزاب:۵۳)

''اور جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچاتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔'' (التوبہ:۶۱)

''بیشک جو لوگ تکلیف پہنچاتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں۔'' (الاحزاب:۵۷)

''اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے تکلیف پہنچائی موسیٰ (علیہ السلام) کو۔'' (الاحزاب:۶۹)

یعنی جس طرح بنی اسرائل نے اپنے نبی (موسیٰ علیہ السلام) کو اپنے اقوال و افعال سے تکالیف

پہنچائیں اسی طرح تم بھی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی کسی حرکت وعمل سے تکلیف نہ پہنچاؤ ورنہ تمہارا حال بھی وہی ہوسکتا ہے جو بنی اسرائیل کا ہوا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف کس طرح پہنچتی ہے اس کی وضاحت بھی فرمادی:

> ''اور ان (منافقین) میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو تکلیف پہنچاتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہتے ہیں یہ شخص کانوں کا کچا ہے۔'' (التوبہ:۶۱)

امامِ لغت علامہ جوہری کے نزدیک ''رجل اذن'' اس شخص کو کہتے ہیں جو ہر کسی کی بات سن لے۔ (ضیاء القرآن، جلد دوم، ص ۲۲۵) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ اپنے بیگانے سب کی بات سنتے اور مشیتِ الٰہی کے مطابق جس طرح مناسب ہوتا عمل فرماتے رہتے تھے۔ اس پر منافقین کو گمان ہوا کہ ہماری باتوں کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت اثر ہوتا ہے ہم جو چاہیں کرتے پھریں مگر بارگاہِ رسالت میں ہمارے بہانے کام کر جاتے ہیں اور ہم سے باز پرس نہیں ہوتی (جبکہ محض ازراہِ شفقت و پردہ پوشی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے اعراض فرماتے تھے) چنانچہ ان بدبختوں نے باقی نجی محفلوں میں کہنا شروع کردیا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کانوں کے کچے ہیں۔ چنانچہ آیت بالا کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ تمہارا یہ کہنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے باعث تکلیف ہے، چنانچہ اس سے باز آجاؤ ورنہ تمہارے لئے سخت عذاب ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب کبھی مسجد نبوی کے قرب و جوار میں کسی کو کیل یا میخ ٹھونکتے سنتیں تو کہلا بھیجتیں کہ اس طرح ضرب لگانے کے شور سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی ہے لہٰذا ایسا شور کرنے سے باز رہو۔ (وفاء الوفاء، جلد اول، ص ۴۷۸)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے گھر کے دروازے تیار کرانے کی ضرورت محسوس ہوئی تو آپ نے مناصع (مدینہ منورہ سے باہر ایک بستی کا نام) میں تیار کروائے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کی تیاری کے دوران لکڑی کا شور پڑے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہو۔ (وفاء الوفاء، جلد اول، ص ۴۷۸)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کسی شخص کو مسجد نبوی میں ہنستے ہوئے سنا آپؓ نے اسے بلا کر اس کا اتا پتہ پوچھا تو معلوم ہوا کہ طائف کا رہنے والا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تم مدینہ میں رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا اس مسجد میں آوازیں بلند نہیں کی جاتیں۔

(وفاء الوفاء، جلد دوم، ص ۳۵۴)

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہوجاتا

ابن وھب رحمہ اللہ نے امام مالک رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ ''جو شخص کہے کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی چادر میلی ہے اور اس کا مقصد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں عیب نکالنا ہو تو اسے قتل کیا جائے۔'' (**الصارم المسلول لشاتم الرسول، ص ۵۴۶**)

یہ چند مثالیں واضح کر رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم مانتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب و احترام کا کس حد تک خیال رکھتے ہیں۔ آخر میں یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ اتنی واضح تعلیمات کے باوجود اگر کوئی بدبخت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے بارے میں ناپسندیدہ عمل کرے تو اس کا کیا حشر ہوگا، ارشادِ ربانی ہے!

> ''بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ہلاک کیا جائے گا جس طرح ان لوگوں کو ہلاک کیا گیا جو ان سے پہلے تھے۔'' (المجادلہ: ۵)

مزید فرمایا:

> ''جو لوگ اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتے ہیں یہ ذلیل ترین لوگ ہیں۔'' (المجادلہ: ۲۰)

ناموسِ رسالت کا پاس نہ رکھنے والوں سے مؤمنین کا کوئی تعلق نہ ہونا چاہئے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

> ''جو لوگ خدا اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں تم انہیں خدا اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے۔'' (المجادلہ: ۲۲)

شاتمانِ رسالت کو سزا سے بچانے کے لئے قوانین میں ترمیم کرنے والوں اور گستاخانِ رسول کی وکالت کر کے انہیں سزا سے بچانے کی کوشش کرنے والوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے اس حکم ربانی کا مطالعہ کافی ہوگا۔ **فاعتبروا یااولی الابصار**۔

نیز ابو الھب اور ولید بن مغیرہ نے شانِ رسالت میں گستاخی کا ارتکاب کیا تو ان کے بارے میں سورۃ اللھب اور سورۃ القلم کی آیات نازل ہوئیں۔ شاتمانِ رسالت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے جلال کی مثال دیکھنا چاہو تو سورۃ اللھب اور سورۃ قلم کی آیات (۱۰ تا ۱۳) پر ایک نظر ڈالو۔ آنکھیں کھل جائیں گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد، خلافت راشدہ نیز آغاز

اسلام سے آج تک تاریخ کے صفحات اس بات پر گواہی دے رہے ہیں کہ جب بھی کسی منافق یا کافر نے شانِ رسالت میں گستاخی کرنے کی جرأت کی (مسلمان کا ذکر اس لئے نہیں کر رہا کہ مسلمان گستاخی کرنا تو درکنار، شانِ رسالت میں گستاخی کرنے کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ جونہی کسی مسلمان کے دل میں شانِ رسالت میں گستاخی کرنے کا خیال آیا، ساتھ ہی ایمان رخصت ہوگیا اور نفاق داخل ہو گیا۔ اس لئے میں نے منافق اور کافر کے الفاظ استعمال کئے ہیں) اسے صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا یا مٹا دینے کی کوشش کی گئی۔ حضرت زید بن خطاب حضرت مالک بن امیہ، غازی علم دین، غازی مرید حسین، غازی عبدالرشید رحمہم اللہ تعالیٰ تاریخ سے کس کس فرزندِ اسلام کا نام لوں، جنہوں نے ناموسِ رسالت کے خلاف بولنے والی زبانوں کو بند کر دیا اور خود خلدِ بریں میں جا بسے۔ حکومت وقت سے گزارش ہے کہ غیرت مسلماں کا امتحان لینے سے باز رہے۔ اقتدار کے نشے میں سرمست ہوکر جس نے بھی گستاخانِ رسول کی پشت پناہی کی کوشش کی اس کی دنیا و آخرت تباہ ہونے کا اشارہ قرآن و حدیث میں موجود ہے۔ آخر میں قاضی عیاض رحمہ اللہ علیہ کے ایک قول پر اپنی گزارشات ختم کرتا ہوں، آپ فرماتے ہیں:

> ''جان لو! بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و حرمت اور آپ کی تعظیم و توقیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی اسی طرح ضروری و لازم ہے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں ضروری و لازم تھی۔ اس کا اظہار خصوصاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک آپ کی حدیث شریف کی تلاوت، آپ کی سنت، آپ کے نامِ مبارک اور آپ کی سیرت طیبہ کے سننے کے وقت ہونا چاہئے۔'' (کتاب الشفاء)

علامہ اقبال رحمہ اللہ کا یہ ارشاد بھی پیش نظر رہے!

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

مسودہ دیجئے کتاب لیجئے .... معیاری کتب کے طابع و ناشر

طباعتِ کتب ہمارا خاص شعبہ ہے جمیل برادرز ناظم آباد نمبر ۲ کراچی فون 0334-3319630